سابق وزراء اور بلٹ پروف گاڑیوں کی بہار

پریس کانفرنس .....وقار الٰہی ہاشمی

سب سے پہلے تو قوم کو مبارک ہو کہ اُسکی جان بے جان اور ربڑ اسٹیمپ اسمبلیوں سے چھوٹ گئی، جن اسمبلیوں کی مدت پوری ہونے پر پاکستان کے ''تاریخی صدر'' اور ان کے وفادار خوشیوں کے شادیانے بجا رہے ہیں، اُن اسمبلیوں میں بیٹھنے والوں نے قومی خزانے پر بوجھ بننے کے سوا اس بدقسمت قوم کا کچھ نہ سنوارا، ۵ سالہ مدت پوری کر کے آنجہانی ہونے والی اسمبلیوں اور ق لیگ کے وزراء نے قوم اور ملک کا کیا بگاڑا اور کیا سنوارا؟ یہ خونچکاں داستان پھر کبھی سہی۔ سردست اس خبر کو اپنے قارئین کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہوں، خبر ہے کہ ''سابق پردیسی وزیراعظم مسٹر شوکت عزیز نے جاتے جاتے ایک نئے سیکورٹی پلان کی منظوری دی تھی جسکے تحت حکومت پاکستان کے سابق وزراء اعظم، چیئرمین سینٹ اور وزراء کو سرکاری بُلٹ پروف گاڑی بمعہ حفاظتی دستہ مستقل فراہم کرتی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت نے سابق وزراء اعظم، شوکت عزیز، بے نظیر بھٹو، چوہدری شجاعت حسین اور سینٹ میں قائد ایوان وسیم سجاد کو ان کی درخواست پر بلٹ پروف گاڑیاں اور حفاظتی دستے فراہم کئے ہیں، اسکے علاوہ سابق وزراء آفتاب شیر پاؤ، امیر مقام، شیخ رشید اور فیصل صالح حیات کو ان کی زندگیوں کو لاحق خطرات کے پیش نظر بلٹ پروف گاڑیاں اور حفاظتی دستے فراہم کئے گئے ہیں۔ اور اب وزارت داخلہ سے نکلنے والی تازہ خبر کے مطابق چار مزید سابق وفاقی وزراء محمد علی درانی، اعجاز الحق، امان اللہ خان جدون اور ظفر اقبال وڑائچ نے حکومت کو بلٹ پروف گاڑی سمیت سیکورٹی دستے فراہم کرنے کی درخواست کی ہے، وزارت داخلہ کے حکام کا کہنا ہے کہ ان چاروں وفاقی وزراء کی درخواستوں کے ملنے کے بعد وزارت داخلہ نے سمری تیار کر لی ہے جو جلد نگران وزیراعظم کو بھجوا کر منظوری حاصل کر لی جائے گی''۔ قارئین محترم کیسی لگی یہ خبر... ہے نہ دلچسپ اور مزیدار... جس ملک میں مہنگائی، بیروزگاری اور غربت اس درجے پر پہنچ چکی ہو کہ ان کے ستائے ہوئے لوگ اپنے بچوں سمیت خودکشیاں کر رہے ہوں، جس ملک میں پیاز، کوکنگ آئل، چینی، آٹا، دالیں اور کھانے پینے کی بنیادی سبزیوں اور پھلوں کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہوں، جس ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی پینے کے صاف پانی کو ترس رہی ہو، جس ملک میں جان بچانے کی ادویات خریدنے کی بھی عوام میں سکت نہ پائی جاتی ہو، جس ملک کی اکثریتی عوام کو سر چھپانے کے لئے چھت بھی مہیا نہ ہو، تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا بھی دستیاب نہ ہو، لوڈشیڈنگ کے عذاب نے جس ملک میں اندھیرا کر رکھا ہو، اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی کی زیادتیوں نے جس ملک میں اندھیر نگری مچا رکھی ہو، کراچی سے لیکر کاغان تک اور نیلم سے لیکر چمن تک جس ملک میں بسنے والا ہر شہری، عدم تحفظ کا شکار ہو، چوروں ڈاکوؤں، لٹیروں، سرمایہ داروں، رسہ گیروں اور تھانیداروں نے جس ملک کی عوام کو ظلم و ستم کی چکی میں پیس رکھا ہو اُس بدقسمت ملک کے سابق وزراء کی فوج ظفر فوج کو بلٹ پروف گاڑیاں اور حفاظتی دستے چاہئیں اور یہ سارے اللے تللے بھی عوام کے خون پسینے کی کمائی سے حاصل شدہ ٹیکسوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان وزراء نے قوم اور ملک کے لئے کونسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ جنکی وجہ سے قوم ان پر اپنی محبتیں نچھاور کرتی پھرے۔ ان وزراء کی جانوں کو کس سے خطرہ ہے؟ جب تک یہ لوگ وزارتوں میں رہے، قوم کو لاشوں کے تحفے دیتے رہے، کتنے ہی بیگناہ پاکستانی ان کے احکامات کی روشنی میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، ان وزراء نے ۵ برس تک امریکہ کا رعب پاکستانی قوم کے دل و دماغ میں راسخ کرنے کے لئے سردھڑ کی بازی لگائے رکھی، وفاقی وزیروں کی یہ فوج مسلسل ۵ برس تک پاکستانی قوم کو یہ خوشخبریاں سناتی رہی کہ ''امریکہ پاکستان کو آملیٹ بنا دے گا، امریکہ پاکستان کو تورا بورا بنا دے گا'' امریکہ کا ڈراوا دیکر یہ قوم کے خزانے پر سانپ بن کر بیٹھے رہے، امریکہ

کا خوف دلا کر، یہ پاکستانیوں کی لاشیں گراتے رہے، امریکہ کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں خون کی ندیاں بہا دیں، امریکہ کا خوف دلا کر انہوں نے نصاب تعلیم کو بدل ڈالا، امریکہ کا خوف دلا کر انہوں نے روشن خیالی کے نام پر ملک کو بے حیائی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں دھکیلنے کی کوشش کی، اور پھر حکومت سے جاتے جاتے بھی اس قوم پر رحم نہ کیا بلکہ جانے سے پہلے قوم کو ''محترمہ ایمرجنسی'' کا تحفہ دے گئے، ان وزراء کرام کی آنکھوں کے سامنے وکلاء، صحافیوں، سیاسی کارکنوں اور سول سوسائیٹیز کے نمائیندوں کو تڑپا تڑپا کر مارا گیا۔ ان وزراء کی حکومت میں ظلم و جبر، دہشت گردی اور غنڈہ گردی کا راج رہا، ملکی آئین سے کھلواڑ کرنے والے، عدلیہ کے مقدس ادارے کا مذاق اڑانے والے، جامعہ حفصہ میں قوم کی ہزاروں بیٹیوں کا خون بہانے والے، قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ کے ہزاروں نسخے اسلام آباد کے گندے نالے میں پھینکوانے والے اور ایمرجنسی کے نام پر قوم کے بنیادی حقوق غصب کرنے والی حکومت کے معزز وزراء کی جانوں کو خطرہ ہے۔ مگر کس سے؟ اگر اس قوم میں کسی کیلئے خطرہ بننے کی سکت ہوتی تو ۵ سال تک یہ انہیں اپنے سروں پر مسلط ہی کیوں رہنے دیتی، اگر اس قوم کے افراد میں طاقت ہوتی تو پھر یہ جامعہ حفصہ کو اپنی ہی بیٹیوں کے خون سے لالہ زار بنتے ہوئے سکتے کے عالم میں کیوں دیکھتی رہتی۔ اے سابق وزراء کرام! تمہیں اس قوم سے ڈرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، میری قوم بڑی ہی بے ضرر اور بے خبر قوم ہے، تمہیں اس قوم سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، خدا کے لئے سرکاری خزانے پر رحم کیجئے، سرکار کے خزانے سے کچھ پیسہ قوم کے لئے بھی رہنے دیں، یہ کوئی خبر نہیں ہے کہ آپ کی جانوں کو خطرہ ہے، یہاں تو ہر پاکستانی کی جان کو آپ سے زیادہ خطرہ ہے تو کیا حکومت انہیں بلٹ پروف گاڑیاں فراہم کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اعجاز الحق، محمد علی درانی، ظفر وڑائچ، شیخ رشید اور دیگر میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں کہ انہیں حکومت کے خاتمے کے بعد بھی بلٹ پروف گاڑیاں اور حفاظتی دستے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ میری پاکستانی قوم سے بھی درخواست ہے کہ وہ خدارا ان وزیروں کی حالت پر رحم کرے چونکہ ان بیچاروں کی جانوں کو خطرہ ہے اسلئے آئیندہ انتخابات میں انہیں ووٹ دیکر دوبارہ اسمبلیوں میں بھیجنے کے خطرے سے دوچار نہ کرے، جو لوگ اپنی ہی قوم سے خطرات محسوس کرتے ہوں، جو لوگ مسلح لشکروں کے جلو میں اپنے عوام کے سامنے اتراتے پھرتے ہوں، عوام کا بھی حق ہے کہ وہ انہیں مستقل گھر بٹھانے کا انتظام کرے۔